رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کروں گا دُور اس مہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر
قاضی عبدالرحمٰن صاحب

پروپرائیٹر
قاضی عبدالسلام صاحب

فاروق

جلد اوّل | ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ء مطبوعہ ۹ نومبر سنہ ۱۹۱۶ء | نمبر ۴۶-۴۷

کچھ اپنی نسبت

فاروق مورخہ ۲ اگست مطبوعہ ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۶ میں جو "نامہ قوم" تمام احمدی افراد کے نام شائع کیا گیا تھا افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ اُسپر سوائے چند مخلصین کے باقی تمام خیر خواہاں فاروق نے خاموشی اختیار کی ابتدا میں چند حوصلہ افزا جواب معہ وعدۂ چندا اصحاب کی طرف سے آئے جو فاروق میں شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن کثیر حصہ نے قطعاً توجہ نہیں کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قومی کاموں سے دلچسپی اور سلسلہ کی ضروریات کی طرف خیال کرنیوالے گنتی کے لوگ ہیں۔ یہ کوئی مشکل امر نہ تھا کہ ایک پیسہ کے کارڈ کے ذریعہ مشورہ طلب امور کے متعلق سب دوست اپنی مفید رائے سے عاجز ایڈیٹر فاروق کو مطلع فرما کر مشکوری کا موقعہ بخشتے۔ اگر فاروق کا جاری رکھنا ضروری اور بہتر سمجھتے تو ذرا تکلیف گوارا فرما کر صرف دو دو خریدار جدید بہم پہنچاتے لیکن اس تکلیف کو شاید ناقابل برداشت سمجھ کر کثیر دوستوں نے خاموشی اختیار کر لینی نہایت آسان سمجھی۔ جو شان احمدیت کے خلاف ہے۔ تیرے دوستو! کیوں نہیں ہمت کرتے اور دو

دو خریدار جو صرف تین روپیہ سالانہ چندہ خواہ تین مرتبہ ایک ایک روپیہ کر کے ہی ادا کریں بہم نہیں پہنچاتے۔ یہ کوئی مشکل امر نہیں کسی زیر باری کا موجب نہیں۔ اسکے لیئے کوئی سفر نہیں کرنا پڑتا۔ محض زبان ہلانے سے دو خریدار بلکہ بعض دوست تو اس سے بھی زیادہ خریدار پیدا کر سکتے ہیں۔ الا یہ تو تب ہو جبکہ آپ کو بھی فاروق کی بہبودی کا دلی خیال ہو۔ اور اب تو میں نے اپنی مقدور پر یہ بھی کر دیا ہے کہ ہر ایک قدیم جدید خریدار کو آئندہ سال کیلئے ایسی کتابیں بھی انعام دونگا جو علمی معلومات کا خزانہ اور سلسلہ احمدیہ کی تائید میں ایک بدست گنجینہ ہے۔ اب بتاؤ کہ اس سے زیادہ میں اور کیا کر سکتا ہوں۔ کاغذ کی گرانی۔ اخراجات طبع کی گرانی تو مقتضی اس امر کی تھی کہ بجائے تین روپیہ سالانہ کے ایک روپیہ اضافہ کر کے چار روپیہ سالانہ چندہ آپ سے لیا جاتا۔ مگر میں نے تو اسکے بالکل برعکس یہ کیا کہ چندہ وہی رکھا اور ساتھ قابل دید کتابیں انعام دینی منظور کیں۔ اسپر بھی اگر آپ دو دو خریدار نہ بہم پہنچائیں تو پھر کس کا قصور اور کس کی طرف سے قابل اور لاپرواہی ثابت ہوتی ہے؟ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ایکہزار خریدار خدا اپنے فضل و کرم سے فاروق کے کر دے تو پھر آپکو فاروق دکھا دیگا کہ وہ کس طرح خدمت دین اشاعت سلسلہ میں آگے سے آگے قدم بڑھاتا ہے۔ علاوہ ازیں اسی غرض کیلئے میں نے علمی لوٹ کا موقعہ بھی دیا تھا جو دوبارہ شاید ایسا موقعہ نہ ہاتھ آئیگا کہ لاجواب اعلیٰ سے اعلیٰ مضامین سے بھرپور لوٹی دینی مذہبی احمدیہ سلسلہ کی کتابیں تین روپیہ کی قیمت کی صرف ایک روپیہ میں دونگا اس نادر موقعہ سے بھی بہت کم فائدہ اٹھایا۔ حالانکہ میرا یہ بھی معاہدہ تھا کہ اگر معلوم کتابوں میں سے کوئی کتاب آپکو ناپسند ہوگی تو اسکو واپس لیکر دوسری اسکی بجائے حسب خواہش بدل دونگا۔ پس میں بار دیگر آپکو توجہ دلاتا ہوں کہ آپ خود بھی فاروق کے خریدار ہوں اور دو دیگر خریدار بھی عطا فرمادیں اور تینوں کے تینوں حسب درجہ انعامی کتابیں بھی لیں اور اخبار بھی بدستور بقیہ ہفتہ وار پڑھتے رہیں۔ اور اس علمی لوٹ سے بھی ضرور فائدہ اٹھائیں ایک روپیہ خرچ کر کے تین روپیہ کی کتابیں منگا کر ذرا ملاحظہ تو کریں کہ آیا واقعی وہ تین سے زائد کا مال ہے یا نہیں۔ یہ کتابیں قصہ کہانی ناول یا افسانہ نویات کا مجموعہ نہیں۔ واللہ باللہ نہایت مفید اور کارآمد اور علمی مضامین کی مذہبی کتابیں ہیں میں یقین کرتا ہوں کہ اب سہ بارہ مجھے آپکو تکلیف دینی نہ پڑے گی اور یہی یاددہانی انشاء اللہ مفید اور بااثر ثابت ہوگی آپکو قومی ہمدردی اور قومی فرض کا احساس کرا دیگی۔ اے اللہ تو ہی سب کے دلوں میں اس ضرورت کا احساس پیدا فرما کر ہم سب کو اسکی تکمیل کی توفیق عطا فرما۔ آمین ؂

یہ پرچہ ۱۲ نومبر سنہ ۱۶ کو چھپکر شائع ہوا ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران فاروق کیلئے انعام

آئندہ سال کے لیئے جو احباب فاروق کی خریداری منظور فرماوینگے خواہ وہ جدید خریدار ہوں یا قدیم ان سب کو ہم نے انعام دینے کا ارادہ کیا ہے یہ اس لیئے کہ خریداری میں ترقی ہو اور احمدیہ لٹریچر کثرت سے پھیلے۔ اس انعام کے حسب ذیل مدارج ہونگے جس میں نئے اور پرانے سب خریدار شامل ہیں ؛

اوّل۔ جو دوست پانچ خریدار فاروق کے لیئے بہم پہنچائیگا جنکا سالانہ چندہ بحساب تین روپے فیکس وصول ہو جائے تو ایسے دوست کو تاریخ اسپین مجلد قیمتی للہ انعام میں بھیجی جائیگی اور اگر وہ خود بھی خریدار فاروق ہونگے تو اُسکا علیحدہ انعام حسب مدارج لینے کے مستحق ہونگے ؛

دوم۔ جو دوست پانچ خریدار جدید ایسے عطا فرماوینگے جو ایک ایک روپیہ کرکے باقساط سالانہ چندہ ادا کرنیوالے ہوں اور اُن سے قسط اول کا ایک ایک روپیہ وصول ہو جائے تو ایسے دوست کو انعامی کتابوں میں سے حسب پسند ایک روپیہ کی کتابیں علاوہ اس انعام کے جسکے وہ اپنی خریداری کیوجہ سے مستحق ہوں دیجائینگی ؛

سوم ہر ایک قدیم و جدید خریدار فاروق کو ۱۹۱۷ء کی خریداری کے لیئے مندرجہ ذیل انعامی کتابوں میں سے ایک روپیہ کی وہ کتابیں انعام دیجائینگی جنکو وہ پسند کریں۔ بشرطیکہ سالانہ چندہ یکمشت عطا فرماویں ؛

چہارم۔ جو دوست چندہ اخبار باقساط ادا کرنے والے ہونگے انکو ہر قسط کی وصولی پر ۴ر کی کتاب انعام دیجائیگی ؛

پنجم۔ جو دو قسطوں میں چندہ ادا کریں انکو سات سات آنہ کی کتابیں ہر قسط پر انعام ملینگی ؛

آئندہ سال کیلیئے اخبار کا چندہ انعامی کتابیں وی پی کرکے وصول کیا جائیگا۔ اسلیئے چاہیئے ہر ایک خریدار انعامی کتابوں میں سے جس درجہ کا وہ خریدار ہے، اسکے مطابق ایک روپیہ کی یا سات آنہ کی یا چار آنہ کی کتابیں انتخاب کرکے مینجر فاروق کے نام کارڈ بھیجدیں تاکہ وہ کتابیں چندہ اخبار کیلیئے بذریعہ وی پی ارسال ہوں۔ اور محصولڈاک کتابوں کا بذمہ خریدار ہوگا

انعامی کتابیں حسب ذیل ہیں :-

ختم نبوت کی حقیقت۔ تصدیق کلام ربانی بجواب اسلام کے بانی کی کہانی ۸ر

ویدکا فتور ۱ر۔ ہدیہ قاسم نظم ۱ر۔ مباحثہ مونگیر ہر سہ حصہ جو غیر احمدی علماء سے ہوا ۱ر۔ عبرت مستورات کے پڑھنے کے لیئے ۸ر۔ شدھی کی اشدھی آریہ سماج کی مشہور شدھیوں کا انجام اور حقیقت انعامی پانچ سو روپیہ ۶ر بدر کامل۔ آریوں کے بیس اعتراضوں کا جواب ۴ر۔ ازالۃ الشکوک۔ دوسرا جواب بیس اعتراضوں کا ۲ر پیدائش عالم۔ بانی آریہ سماج کے مسئلہ قدامت عالم کی لاجواب تردید ۳ر۔ صادق کلمات بجواب ثنائی ہفوات ۱۰۴ر رسالہ گوشت خوری ۲ر۔ دیدک توحید کا آئینہ ۲ر دھرم پال کا کچا چٹھا ۱ر گائے کی عظمت پر نظر ۱۰ر کلام الامام منظوم ۱۰ر۔ ایک مسلمان کا پیغام سکھوں کے نام ۱ر قال اللہ ۲ر۔ علاج حرص ۱ر۔ اصلاح البشر ۲ر ازہاق الباطل مولوی محمد علی امیر پیام کا جواب ۲ر تنبیہ زباندراز ردّ آریہ ۱ر (مینجر اخبار فاروق قادیان)

ایڈیٹر کی ڈاک

اس ہفتہ "نامہ قاسم" کے مندرجہ ذیل مخلصانہ جوابات احباب کی طرف سے موصول ہوئے جو نہایت قابل شکریہ ہیں۔ (جزاہم اللہ احسن الجزاء)

منشی محمد قاسم صاحب سیالکوٹی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے فرصت نہیں ملی ورنہ میں نے اپنے دل میں جو درد آپکی چٹھی کو پڑھکر محسوس کیا ہے وہ ایک بھاری صدمہ کے برابر تھا یہ اخبارات جو قادیان مرکز رسول سے نکلتے ہیں ہمارے واسطے ایک کامل اُستاد کا کام دیتے ہیں جو ایک رقم کثیر خرچ کرکے اور وطن چھوڑکر نصیب ہو سکتے ہیں مجھے افسوس ہوتا ہے جبکہ ایک بھائی اصحاب صفہ کو کسی اخبار کے دیر سے نکلنے پر بُرا کہتا ہے اُنکو تو خدا کے احسان پر شکریہ ادا کرنا چاہیئے جس نے ان لوگوں کے دلوں میں یہ تحریک پیدا کی کہ انہوں نے گھر چھوڑ وطن چھوڑ روزگار چھوڑ صرف خدا کی رضا کیلیئے قادیان کی سکونت کو ترجیح دی۔ اب اگر وہ لوگ کوئی ذریعہ معاش پیدا کریں تب بھی ہمارا فرض ہے کہ انکی خدمت کریں جن کے وجودوں کو خدا نے چُنا۔ کیا وہ دنیا کمانیکے لیئے بڑے بڑے شہروں کو چھوڑ کر قادیان میں آبسے ہیں۔ جو ایسے تھے وہ تو فارغ دنیا خلافت سے باہر بھینکے گئے ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اُن اخبارات کو جو ہماری ارض اقدس سے کلمات طیبات لیکر نکلتے ہیں بہت خوشی سے خریدیں اور چاہے سال میں چار دفعہ جاری ہوں تب بھی شکریہ سے دیکھیں اپنے چند پیسوں پر نازاں نہ ہوں بلکہ شکریہ ادا کریں اُس خدا کا جس نے ہمکو یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم اصحاب الصفہ کے خادم بنے ہیں نہ کہ اُنکے شاکی۔ اللہ تعالےٰ ہم کو توفیق عطا فرماوے کہ اس لشکر فاروقی پر ہم کبھی کوئی شکوہ نہ کر سکیں۔ ورنہ توفیقی الا باللہ۔ میں آپکو اجازت دیتا ہوں کہ مجھے ہر تیسرے ماہ ایک روپیہ کا وی پی فرمادیا کریں بجائے تین روپیہ کے چار روپے میں دونگا"۔ محمد قاسم سکرٹری انجمن احمدیہ لالہ موسیٰ۔

فاروق۔ اس مخلص بھائی نے جس اخلاص سے یہ جواب لکھا ہے اس کا ایک ایک حرف اسکے قلب صافی اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر دلیل ہے۔ بہت قلیل تنخواہ ہے مگر اپنے اخلاص میں سبقت لیجانا چاہتے ہیں اللہ تعالےٰ اس محب مخلص کے ایمان و اہل و عیال و مال و عزت دینی دنیاوی میں ترقی دے اور ہم سب کو ایسا ہی جوش اور غیرت حمایت سلسلہ و ضروریات سلسلہ کے متعلق عطا فرماوے۔ آمین۔

فضل الرحمن صاحب سامانہ

اخبار میں والا نامہ آنمخدوم پڑھکر جو صدمہ ہوا وہ خدائے عالم الغیب بخوبی جانتا ہے جمعۃ المبارک کو بعد ادائے نماز تمام جماعت کو "نامہ قاسم" پڑھکر سُنایا اور توسیع اشاعت کے لیئے کہا گیا اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے خلاف امید اس غریب جماعت میں سے تین خریدار عطا فرمائے جنکے اسماء گرامی یہ ہیں ××× ان تینوں احباب کے نام فاروق اور دو روپے کی کتابیں عاجز کے نام بذریعہ وی پی ارسال فرماویں۔ انشاء اللہ عنقریب ہی فاروق کے دو ایک خریدار اور پیدا ہو جائینگے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے (کیوں نہ ہو جبکہ فضل الرحمن ہی محرک ہو ایڈیٹر) کہ اس غریب جماعت میں سے تین خریدار پیدا کر دیئے"۔

الحمد للہ۔ (جزاکم اللہ احسن الجزاء) فضل الرحمن سکرٹری سامانہ

فاروق۔ واقعی جماعت سامانہ نے ہمت کی اللہ تعالےٰ اُنکو دینی دنیاوی ترقی دے آمین۔ جماعت پٹیالہ۔ نابھہ۔ سنور۔ بنوڑ۔ راجپورہ بھی اگر ہمت کرے تو کچھ مشکل امر نہیں تھوڑی سی توجہ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اُنکو بھی ہمت اور توفیق دے۔ آمین۔

اللہ بخش سب پوسٹماسٹر صاحب

"نامہ قاسم" کے جواب میں اس عاجز کی یہ رائے ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ اخبار کو ہرگز بند نہ کیا جاوے۔ ہاں چونکہ اسکی اشاعت بہت تھوڑی ہے۔ اسلیئے ایک تو توسیع اشاعت کے لیئے کوشش کیجاوے اور دوم اسکی قیمت بمبلغ للہ کر دیجاوے۔ آجکل کاغذات وغیرہ کی بہت کمی ہے۔ اور اسلیئے خرچ پہلے کی نسبت بڑھ گیا ہے۔ ہاں اگر کوئی بھائی اس چندہ کے ادا کرنیسے معذور ہو۔ تو آپ خاص رعایت کر سکتے ہیں

نوٹ:- ان کتابوں میں سے اگر کوئی کتاب ختم ہو گئی تو اسکے بجائے اسی قیمت کی دوسری کتاب بھیجدیجائیگی۔ (مینجر اخبار فاروق قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان ۔ ۱۴/۱۶ ستمبر ۱۶ء مطبوعہ ۸ نومبر ۱۶ء

احمد آخر زمان اور سلطان عبدالحمید خان

نشان کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائیگا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنیوالی ہے
یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چھپاتا ہے
تری اک روز لے گستاخ شامت آنیوالی ہے

آج سے ۱۹ سال کا عرصہ گذرا۔ کہ مئی ۱۸۹۷ء میں ایک شخص حسین کامی نام سلطنت ٹرکی کا سفیر لاہور آیا تھا۔ اور وہاں سے حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس نے مندرجہ ذیل خط لکھا جس میں حضور علیہ السلام سے ملنے کی درخواست کی۔ چنانچہ وہ خط اخبار "چودھویں صدی" مورخہ ۱۵ جون ۱۸۹۷ء کے صہ ۳ کالم دوم سے نقل کیا جاتا ہے۔

"جناب مستطاب معلی القاب قدوۃ المحققین قطب العارفین حضرت پیر دستگیر میرزا غلام احمد صاحب دام کراماتہ۔ چوں اوصاف جمیلہ واخلاق حمیدہ آں ذات ملکوتی صفات در شہر لاہور بسمع ممنونیت داز مریدان سعادت انتساباں تقاریر وتصانیف عالیہ آں خجستہ مقام بدست احترام ومنونیت رسید لہذا سودائے زیارت دیدار ساطع الانوار سویدائے دل شیدا دریرا لبریز اشتیاق کردہ است انشاء اللہ تعالیٰ از لاہور بطریق امرتسر بہ خاکپائے روحانیت اقتدائے سامی خواہم رسید۔ دور بین مخصوص تلخراف بر حضور سراسر نور مقدس خواہم کشید۔ فقط"۔ حسین کامی سفیر سلطان المعظم

اس کے جواب میں سفیر مذکور کو قادیان آنے کی اجازت دی گئی۔ اور وہ قادیان آیا۔ پہلی ملاقات میں حسین کامی نے حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خلوت میں ملاقات کرنے کی التجا کی۔ جسکو حسن اخلاق سے بوجہ اس کے کہ وہ مہمان تھا منظور کیا۔ اور خلوت کی ملاقات میں سفیر مذکور نے سلطان روم کے لئے ایک خاص دعا کرنے کے لئے درخواست کی اور یہ بھی چاہا۔ کہ آئندہ اس کے لئے جو کچھ آسمانی قضاء وقدر سے آنے والا ہے۔ اس سے وہ اطلاع پاوے یہاں سے اب نہ صرف سلطان کی قضاء قدر کا انکشاف ہوتا ہے۔ بلکہ سفیر مذکور کی تقدیر بھی معلوم ہو جاتی ہے چنانچہ جری اللہ فی حلل الانبیاء نے اسکو خلوت میں ارادہ الٰہی اور منشاء ایزدی سے بہ تفصیل آگاہ کر دیا۔ جو اسطرح تھا۔

ٹرکی کے متعلق پیشگوئی (۱)

"سلطان کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں ہے۔ اور میں کشفی طریق سے اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا۔ اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں"۔

(۲) "روی سلطنت خدا کے نزدیک کئی باتوں میں قصور وار ہے۔ اور خدا سچے تقویٰ اور طہارت اور نوع انسان کی ہمدردی کو چاہتا ہے۔ اور روم کی حالت موجودہ بربادی کو چاہتی ہے"۔

(۳) "سلطنت روم کے اچھے دن نہیں ہیں۔ زوال کی علامات موجود ہیں"۔

(۴) خدا نے یہی ارادہ کیا ہے۔ کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہیگا۔ وہ کاٹا جائیگا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ"۔

(از اشتہار حسین کامی سفیر سلطان روم مطبوعہ ۲۴ مئی ۹۷ء صہ ۲)

حسین کامی کے متعلق پیشگوئی

"اُس کے لئے (یعنی حسین کامی کے لئے) بہتر تھا۔ کہ میرے پاس نہ آتا۔ میرے پاس سے ایسی بدگوئی سے واپس جانا اس کی سخت بدقسمتی ہے"۔

(۱۲) "اللہ جلشانہ جانتا ہے۔ جس پر جھوٹ باندھنا لعنت کا داغ خریدنا ہے۔ کہ اس عالم الغیب نے مجھے پہلے سے اطلاع دیدی تھی۔ کہ اس شخص (حسین کامی) کی سرشت میں نفاق کی رنگ آمیزی ہے"۔

(۱۳) "توبہ کرو۔ تا نیک پھل پاؤ"۔

(از اشتہار مذکور مطبوعہ ۲۷ مئی ۹۷ء)

اراکین ٹرکی کے متعلق

(۱) "ہمیں افسوس ہے کہ جس شخص کے ایسے سفیر (حسین کامی جیسے) اور ایسے ارکان ہیں۔ اس کی حالت قابل رحم ہے۔ ہم نے اس سفیر کو بچشم خود دیکھا ہے۔ کہ بجائے نماز تمام روز شطرنج اور ٹھٹھا اور ہنسی میں گذارتا تھا۔ ... خدا جانتا ہے۔ کہ ہمارا دل اس بات سے جلتا اور کباب ہوتا ہے اور بے اختیار جوش اٹھتا ہے۔ کہ ایسے دنوں میں اس سلطنت کے ارکان کو چاہیے تھا۔ کہ تقوے میں ترقی کرتے۔ منہیات سے باز آتے نماز کی پابندی اختیار کرتے۔ خدا تعالےٰ سے ڈرتے اور بیقیدوں اور بدروشوں کی طرح زندگی بسر نہ کرتے۔ کیونکہ اسلام کی تمام ترقی تقوے سے شروع ہوتی ہے"۔ (اشتہار مورخہ ۹ جون ۹۷ء)

جب یہ اشتہار شائع ہوئے۔ تو اخبار چودھویں صدی راولپنڈی کے ایڈیٹر نے اپنے پرچہ مورخہ ۱۵ جون ۹۷ء کے صہ ۱ بغایت صہ میں زیر سرخی "حضرت سلطان المعظم اور جناب میرزائے قادیانی" بہت کچھ ہذیان بکا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ کہ

ایڈیٹر چودھویں صدی کا ہذیان

(۱) "مرزا صاحب موصوف نے جو ایک مضمون اشتہار کی شکل میں حسین کامی صاحب اور اپنی ملاقات کی نسبت چھاپکر مشتہر کیا ہے۔ اس کے پڑھنے سے نہایت سخت رنج اور افسوس ہوتا ہے۔ اور کوئی مسلمان ایسا نہیں ہو سکتا جس کو اس مضمون کے پڑھنے سے رنج نہ ہو۔ خصوصاً اس وقت جبکہ تمام دنیا حضرت سلطان المعظم اور ترکوں کے اوصاف واخلاق وبیکی وشجاعت اور احسانات کے اعتراف میں رطب اللسان ہے۔ اور اسلامی دنیا پر تو اس مبارک گروہ اور مبارک قوم نے ایک احسان عظیم کیا ہے۔ اور مسلمانوں کی عزت وآبرو دنیا میں رکھ لی ہے"۔

(صہ ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲) "مرزا صاحب نے پولٹیکل الہام میں دخل دینے اور سلطان المعظم غازی عبدالحمید خان خلداللہ ملکہ کی نسبت ایسی ناسزا باتیں کہنے سے نہایت برائی اور ظلم اور بیرحمی کی ہے اور ایسی حرکات خود مرزا صاحب کے واسطے کچھ اچھی پیشگوئی نہیں ظاہر کرتی ہیں"۔ (صـ۲)

(۳) "مرزا صاحب کے اس الہام کو ایک مجنون اور مخبوط الحواس شخص کے ہزیان سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں سمجھا جائیگا"۔ (صـ۵)

(۴) "یا اللہ وہ دل کیسا بے درد۔ کیسا بے رحم۔ کیسا ظالم اور کیسا سفاک دل ہے۔ جس نے اپنی جہالت اور نادانی کا خیال نہ کر کے ایسی جھوٹی اور بے اصل اور بے حقیقت باتیں کہکر مسلمانوں کا دل دکھایا ہے"۔ (صـ۶)

(۵) "مرزا صاحب نے جو بدگوئی حضرت سلطان المعظم کی نسبت کی ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ سلطان کے ایک ملازم سے ناخوش ہوئی ہیں اور الہامی غصہ کا نزلہ اور بخار حضرت سلطان اور ان کی سلطنت اور تمام دنیا کے مسلمانوں پر گرا ہے۔ اس سے زیادہ خبط اور جنون۔ برائی ظلم اور بے رحمی کیا ہو سکتی ہے۔ اگر یہی آپ کی رسالت ہے۔ تو اس سے بڑھ کر کوئی رذالت نہیں ہو سکتی"۔ (صـ۶)

(۶) "اس امر کو بالاتفاق تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ ٹرکی نے اپنی عزت اور رتبہ پھر دنیا کی سب سے بڑی سلطنتوں کے برابر قائم کر لیا ہے۔ اور یورپ کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور بعض صورتوں میں دو اور تین بھی ٹرکی کا بال بیکا نہیں کر سکتیں۔ سلطان المعظم کے اخلاق حمیدہ۔ نیکی فیاضی اور حب قوم کے خیالات کے نمونہ نے تمام قوم کو ان اوصاف میں دنیا کے سامنے ایک نمونہ بنا دیا ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ٹرکی کی ان کو اچھی حالت نظر نہیں آتی۔ انجام اچھا نہیں نظر آتا۔ وہ خدا کے نزدیک کئی باتوں میں قصوروار ہے۔ تقوے اور طہارت اور نوع انسان کی ہمدردی اس میں نہیں ہے۔ اسواسطے وہ برباد ہونے والی ہے۔ یہ تمام مہمل جملے اس قسم کے ہیں۔ جو ایک ہوشیار۔ جاہل اور چالاک ناواقف شخص کی زبان سے نکل سکتے ہیں۔ جو صاف طور پر کہنے کی جرأت نہیں کرتا۔ ہم دعوے کرتے ہیں۔ اور اس دعوے کو ہر ایک شخص کے سامنے ثابت کر دینے کو تیار ہیں۔ کہ جسقدر نیکی۔ فیاضی اور احسان اور غربا پروری یتیموں اور بیواؤں کی پرورش اور دریادلی اور مظلوموں سے رحم اور ہمدردی سلطان عبدالحمید خان نے اپنی ذات سے کی ہے۔ اس کے مقابلہ میں ان کے ہمعصر سلاطین میں کسی نے اسکا عشر عشیر بھی نہیں کیا ہے۔ اور مسلمان جس کو تقویٰ اور طہارت کہتے ہیں۔ وہ صرف اسی بزرگ اسلامی سلطنت میں پایا جانا چاہیئے۔ اور پایا جا سکتا ہے۔ اور پایا جاتا ہے"۔ (صـ۷-۸)

(۷) "مرزا صاحب ٹرکی کے علماء کو درندے کہتے ہیں۔ مگر یہ درندے ایسے ہیں۔ جن کے وجود پر چودہ سو برس سے مسلمان فخر کرتے چلے آئے ہیں"۔ (صـ۸)

(۸) "امیرالمومنین حضرت سلطان المعظم غازی عبدالحمید خان خلداللہ ملکہ کی نسبت جب تک مسٹر گلیڈسٹون اور کینن میکال اور ان کے چیلوں جیسے درندے دشمن اسلام اور مسلمانوں کے خون کے پیاسے موجود تھے۔ مرزا صاحب کو کوئی پیشگوئی کرنے کی تکلیف فرمانے کی ضرورت نہیں تھی ..... خصوصاً اس حال میں جب کہ ان کا الہام اصلی نہیں تھا۔ بلکہ سیکنڈ ہینڈ تھا۔ اور براہ راست ٹرکی سے نہیں آیا تھا۔ بلکہ گلیڈسٹون اور میکال اور ایسے ہی بدگویوں کے دماغ اور زبان کی وساطت اور ذریعہ سے حضرت مرزا صاحب کے مغز شریف پر نازل ہوا تھا"۔ (صـ۶)

(۹) "بار بار اور بغیر ضرورت کے انگریزی گورنمنٹ کی خوشامد اور تعریف کرنے سے مرزا صاحب کا یہ دعویٰ (کہ ان کو دنیا داروں اور منافقوں کی ملاقات سے بیزاری ہے) ہوا میں اڑ جاتا ہے۔ حال ہی میں مرزا صاحب نے ایک رسالہ ۳۲ صفحہ کا تحفہ قیصریہ کے نام سے چھاپا ہے۔ جس میں انگریزی گورنمنٹ کو خوب بانس پر چڑھایا ہے"۔ (صـ۵)

(۱۰) "مرزا صاحب نے منافق ہونیکا جو الزام سفیر صاحب (حسین کامی) پر لگایا ہے۔ اس کا ثبوت تو صرف مرزا صاحب کا الہام ہے۔ لیکن مرزا صاحب کا منافق ہونا ان کے اپنے الہام اور اشتہار سے ظاہر ہوتا ہے"۔ (صـ۴)

یہ ہیں اخبار چودھویں صدی کے ناعاقبت اندیش ایڈیٹر کے گندے دماغ اور پُراز نجاست قلب کے بدبودار کلمات جو راولپنڈی کے کسی سنڈاس میں لیٹ بیٹھ کر اس نے لکھے تھے۔ کاش! اس ممسوخ القلب کو ذرا ایمان سے کچھ روشنی ملی ہوتی۔ اور وہ اپنی ممدوحہ سلطنت ٹرکی کے بدانجام سے واقف ہوتا۔ تو اپنے ممدوح عبدالحمید خان کے حال پر رو رو کر آنسو بہاتا۔ اور اس کی شومئی قسمت سے شرما کر بحر ندامت میں غرق ہو جاتا۔

اس بیباک ایڈیٹر نے اپنے مضمون بالا میں خدا تعالیٰ کے مرسل مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو جو ترکی کے متعلق تھا۔ ہزیان۔ اور مجنون اور مخبوط الحواس شخص کا ہزیان۔ ظلم۔ بے رحمی۔ جہالت۔ رذالت۔ جھوٹ بے حقیقت لکھ کر ایک نبی اللہ کی تکذیب کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو حسین کامی جیسے ناپاک اور بد باطن غدار کے مقابل میں جاہل۔ منافق۔ چالاک کہا ہے۔ پھر بہت کچھ مضحکہ و تمسخر اڑاتا ہوا لکھتا ہے کہ "مرزا صاحب کا الہام اصلی نہیں تھا"۔ سیکنڈ ہینڈ تھا۔ ٹرکی سے نہیں آیا تھا۔ بلکہ گلیڈسٹون اور میکال کے ذریعہ سے آیا تھا۔ غرضیکہ اس نے اپنی خباثت کا اس طرح پورا اظہار کیا ہے۔ آج اگر وہ زندہ ہے۔ تو وہ جان رہا ہوگا۔ کہ خدا کے برگزیدہ کا الہام خدا کے پاس سے آیا تھا۔ جو حرف بحرف پورا ہو رہا ہے۔ اور آئندہ بھی ہوگا۔

تبلا او مغلوب الغضب انسان! کہاں ہے تیرا ممدوح عبدالحمید خان؟ اور کدھر ہے تیرا حسین کامی؟ اور کس حال میں ہے آج تیری ممدوحہ سلطنت ٹرکی۔ اٹھ اور اس کے لئے ماتم کر۔ اور یہ بھی تبلا۔ کہ گورنمنٹ انگریزی جس کی صحیح تعریف اور حقیقی اوصاف کے اظہار پر تو نفس در آتش ہو کر لکھتا تھا۔ کہ انگریزی گورنمنٹ کی تعریف خوشامد سے کی ہے۔

اور گورنمنٹ انگریزی کو خوب بالنس پر چڑھایا ہے"
کیا بے جا خوشامد ثابت ہوئی یا سچی تعریف؟ اگر خدا
کی بنائی ہوئی باتیں سلطنت ترکی کے متعلق پوری ہوئیں
اور ہو رہی ہیں۔ اور آئندہ بھی ہونگی۔ تو لاریب جس
نے یہ باتیں فرمائی تھیں۔ وہ صادق تھا۔ اور گورنمنٹ
انگریزی کے متعلق جو اس نے تعریف کی۔ وہ سراسر صداقت
اور شرافت کے تقاضے سے کی نہ کہ جھوٹی خوشامد سے؟

بہرحال ایڈیٹر چودھویں صدی نے جب اپنے اندرونہ
کا اظہار اخباروں کے کالموں میں کیا۔ تو حضرت مسیح موعود
علیہ السلام نے اسکے جواب میں ۲۵ جون ۹۷ء کو
دوسرا اشتہار شائع کیا۔ جو بارہ صفحہ کا ہے۔ اور اس میں
چودھویں صدی کے ایک بزرگ کی نسبت پیشگوئی فرمائی
جو انہی دنوں میں پوری ہوئی۔ جسکا ذکر بھی انشاء اللہ
آگے آئیگا۔ اس میں فرمایا۔ کہ

(۱) "ہم نے گذشتہ اشتہارات میں ترکی گورنمنٹ پر
بلحاظ اس کے بعض عظیم الدخل اور خراب اندرون
ارکان اور عمائد اور وزراء کے نہ بلحاظ سلطان
کی ذاتیات کے ضرور اس خداداد نور اور فراست
اور الہام کی تحریک سے جو ہمیں عطا ہوا ہے۔
چند ایسی باتیں لکھی ہیں۔ جو خود اس کے خوفناک
اثر سے ہمارے دل پر ایک رقت اور دردناکی
پیدا کرتا ہے" ٭

(۲) "کیا یہ ممکن نہ تھا۔ کہ جو کچھ ہمنے روسی سلطنت
کے اندرونی نظام کی
نسبت بیان کیا۔ وہ دراصل صحیح ہو۔ اور ترکی
گورنمنٹ کے شیرازہ میں ایسے دھاگے بھی
ہوں۔ جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری
سرشت ظاہر کرنے والے ہوں" ٭

(۳) "یہی باتیں تھیں۔ کہ میں نے نیک نیتی سے
سفیر روم پر ظاہر کی تھیں۔ مگر افسوس کہ بیوقوف
مسلمانوں نے ان باتوں کو اور طرف کھینچ لیا۔
ان نادانوں کی ایسی مثال ہے۔ کہ جیسے ایک
حاذق ڈاکٹر جو شخیص امراض اور قواعد حفظ
ماتقدم کو بخوبی جانتا ہے کسی شخص کی نسبت
کمال نیک نیتی سے یہ رائے ظاہر کرے۔
کہ اس کے پیٹ میں ایک قسم کی رسولی نے
بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ اور اگر ابھی وہ رسولی
کاٹی نہ جائے۔ تو ایک عرصہ کے بعد
اس شخص کی زندگی اس کے لئے وبال
ہو جائے گی۔ تب اس بیمار کے وارث
اس بات کو سنکر اس ڈاکٹر پر سخت ناراض ہوں
اور ڈاکٹر کے قتل کر دینے کے درپے ہو جائیں۔
مگر رسولی کا کچھ فکر نہ کریں۔ یہاں تک کہ وہ رسولی
بڑھے اور پھیلے اور تمام پیٹ میں پھیل جائے
اور اس بے چارے بیمار کی زندگی کا خاتمہ ہو
جائے۔ سو یہی مثال اُن لوگوں کی ہے
جو اپنی دانست میں سلطان کے خیرخواہ
کہلاتے ہیں"۔ (صـ۲)

ایڈیٹر چودھویں صدی کی حماقت

اس اشتہار کو پڑھکر
ایڈیٹر مذکور نے ۸ جولائی
کے پرچے میں زیر عنوان
"ایک دفعہ پھر مرزا صاحب"
اس پیشگوئی کی وقعت کو کم کرنے کی بے سود کوشش
کرتے کرتے اسکو اور بھی پختہ پیشگوئی بنا دیا۔ جیسا کہ
وہ لکھتا ہے۔ کہ

(۱) "مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ سلطان کی شخصی
حالت اور اسکی ذاتیات کے متعلق ہم نے
کوئی بحث نہیں کی۔ اور نہ اب ہے۔ اس کی
وجہ یہ ہے۔ کہ آپ کو ایک لفظ اس بزرگ
شخص کی شخصی حالت کی نسبت معلوم نہیں
تھا..... اے حضور والا ملکہ معظمہ کی ذاتی
خوبیوں کی وجہ سے تو آپکے نزدیک ان کی
سلطنت کو فروغ اور عروج ہوا ہے۔ اور
سلطان کی ذاتی خوبیوں اور اوصاف کی وجہ
سے اس کی سلطنت کے قیام یا بربادی میں
کوئی دخل نہیں تھا"۔ (صـ۳)

(۲) "اب ہم مرزا صاحب کے نور اور فراست اور
الہام کو چیلنج کرتے ہیں۔ اور پوچھتے ہیں۔ کہ
وہ کون سے بعض عظیم الدخل خراب اندرون
ارکان اور عمائد اور وزراء ہیں۔ جن کی وجہ
سے سلطنت ترکی برباد ہونے والی ہے۔
... اگر اس تمام نور فراست اور الہام کی حقیقت
اتنی ہی ہے۔ کہ وہ ایک شخص حسین کامی پر ناراض
ہو گئے۔ یا اس میں ان کو بعض عیوب ملے ہیں۔
اور ان کی بناء پر انہوں نے سلطنت ترکی کے
ارکان اور عمائد اور وزراء پر حکم لگا دیا ہے۔ اور سلطنت
کی بربادی کا فیصلہ کر دیا ہے۔ تو اس سے
بڑھ کر کوئی حماقت اور نادانی نہیں ہو سکتی۔
خواہ وہ الہام کی امداد سے ہی کیوں نہ کی جائے
ایسے الہام ہمارے نزدیک گوز شتر سے
زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتے"۔
(کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم)

(۳) "یہ ایک دوسرا سوال مرزا صاحب کے واسطے
جواب دینے کو ہے۔ کہ ترکی سلطنت میں
انہوں نے کیا کچھ تقوے اور طہارت کے
خلاف دیکھا ہے۔ کیا تمام سلطنت کی حالت
کا اندازہ انھوں نے ایک شخص کے دیکھنے سے
کر لیا ہے"؟

جب یہ جانبین کی تحریریں شائع ہو گئیں تو قدرت
خداوندی کا ظہور بھی شروع ہوا۔ اور خدا کی فرمائی
ہوئی باتیں جھوٹے مکذبوں کی روسیاہی کے لئے پوری
ہونے لگیں۔ مگر قبل اس کے کہ ہم حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق سلطنت ترکی کے
انجام اور زوال کے حالات بیان کریں۔ مناسب معلوم
ہوتا ہے۔ کہ جانبین کی تحریروں کا ایک خلاصہ ذیل میں
نقل کر دیں۔ تاکہ سچے اور جھوٹے میں فرق بین ہو جائے
اور ناظرین کو اصل واقعات کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

خلاصہ

ان تحریروں کا یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے کشف والہام و فراست خداداد سے سلطنت روم
کے متعلق یہ پیشگوئی فرمائی۔ کہ

(الف) "سلطان روم کے ارکین اور عمائد غدار
بددیانت منافق ہیں۔ اسلام کی ان میں
حقیقت نہیں۔ تقویٰ اور پاکیزگی سے دور ہیں
اور یہ لوگ سلطنت کی بربادی کا موجب ہیں"۔

(ب) "ایسے غداروں کا وجود بمنزلہ ایک رسولی
کے ہے۔ جو عبدالحمید خان کے پیٹ میں بڑھ
رہی ہے۔ اگر اس رسولی کو کاٹا نہ گیا۔ تو اس
بیمار سلطان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور سلطنت
کا انجام اچھا نہ ہوگا" ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اج" اپنی خائن لوگوں میں سے ایک نمونہ حسین کامی سفیر سلطان بھی ہے۔ جس کی سرشت میں نفاق ہے۔ اور سلطنت کا بدخواہ ہے"۔

چودھویں صدی کے مکذب ایڈیٹر نے نہایت بیحیائی سے اس کے جواب میں لکھا۔ کہ

(۱) "مرزا صاحب کا یہ الہام مجنون اور خبط الحواس انسان کا ہذیان ہے۔ جو گوزشتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ بے حقیقت ہے۔ اصلی نہیں جھوٹ ہے۔ عفہ سے ہے۔ ترکی سے نہیں آیا بلکہ گلیڈ سٹون اور میکالے کے ذریعہ سے آیا ہے۔ جو سیکنڈ ہینڈ ہے"۔

(۲) اسی سلطنت میں اہل تقویٰ اور طہارت پایا جاتا ہے۔ اور اسی سلطنت میں حضرت سرور کائنات کے نام کی عزت اور ادب اور اس پاک نبی کے کلام اور احکام اور مشن کی حمایت اور حفاظت کی جاتی ہے"۔

(۳) "یہی سلطنت حرمین شریفین کی خادم اور محافظ ہے"۔

(۴) "سلطان المعظم کے اخلاق حمیدہ اور حب قوم کے خیالات کے نمونہ نے تمام قوم کو ان اوصاف میں (یعنی اخلاق حمیدہ و نیکی و فیاضی و حب قوم کے خیالات میں) دنیا کے سامنے ایک نمونہ بنا دیا ہے"۔

آؤ! اب دیکھیں کہ خدا نے کس کی باتوں کو سچ کر دکھایا اور کون خائب و خاسر و نامراد ہوا؟ سو اس کے لئے ہم پہلے اس حسین کامی کا حال لکھتے ہیں۔ کہ اس کا انجام کیا ہوا؟

حسین کامی کے متعلق پیشگوئی کا تحقق

پہلا شخص جو نشانہ اس پیشگوئی کا ہوا۔ وہ حسین کامی تھا۔ جو اپنی سرشت میں نفاق کی رنگ آمیزی رکھتا تھا۔ جس کا بھانڈا اخبار نیر آصفی مدراس مورخہ ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء کے ذریعہ پھوٹ کر ایڈیٹر چودھویں صدی کے لئے روسیاہی کا موجب ہوا۔ جیسا کہ نیر آصفی لکھتا ہے۔ کہ

چندہ مظلومان کریٹ اور ہندوستان

"ہمیں آج کی ولایتی ڈاک میں اپنے ایک معزز اور لائق نامہ نگار کے پاس سے ایک قسطنطنیہ والی چٹھی ملی ہے۔ جس کو ہم اپنے ناظرین کی اطلاع کے لئے درج ذیل کئے دیتے ہیں۔ اور ایسا کرتے ہوئے ہمیں کمال افسوس ہوتا ہے۔ افسوس اس وجہ سے ہمیں اپنی ساری امیدوں کے برخلاف اس مجرمانہ خیانت کو جو سب سے بڑی اور سب سے زیادہ منتظم و مہذب اسلامی سلطنت کے وائس قونصل کی جانب سے بڑی بے دردی کے ساتھ عمل میں آئی۔ اپنے ان کانوں سے سننا اور پبلک پر ظاہر کرنا پڑا۔ ہے۔ جو کیفیت جناب مولوی حافظ عبدالرحمن صاحب الہندی نزیل قسطنطنیہ نے ہمیں معلوم کرائی ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ حسین بک کامی نے بڑی بے شرمی کے ساتھ مظلومان کریٹ کے روپیہ کو بغیر ڈکار لینے کے ہضم کر لیا۔ اور کارکن کمیٹی چندہ نے بڑی دراست اور عرقریزی کے ساتھ ان سے روپیہ اگلوایا مگر یہ دریافت نہیں ہوا۔ کہ وائس قونصل مذکور پر عدالت عثمانیہ میں کوئی نالش کی گئی یا نہیں۔ ہماری رائے میں ایسے خائن کو عدالتانہ کارروائی کے ذریعہ عبرت انگیز سزا دینی چاہیئے۔ بہرحال ہم امید کرتے ہیں۔ کہ یہی ایک کیس غبن کا ہوگا۔ جو اس چندہ کے متعلق وقوع میں آیا ہو۔ اور جو رقوم چندہ جناب ملا عبدالقیوم صاحب اول تعلقہ دار لنگسگور اور جناب عبدالعزیز بادشاہ صاحب ٹرکش قونصل مدراس کی معرفت حیدرآباد اور مدراس سے روانہ ہوئیں۔ وہ بلا خیانت قسطنطنیہ کو کمیٹی چندہ کے پاس برابر پہنچ گئی ہوں گی"۔

قسطنطنیہ کی چٹھی

"ہندوستان کے مسلمانوں نے جو گذشتہ دو سالوں میں مہاجرین کریٹ اور مجروحین عساکر حرب یونان کے واسطے چندہ فراہم کر کے قونصل ہائے دولت علیہ ترکیہ مقیم ہند کو دیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر زر چندہ تمام و کمال قسطنطنیہ میں نہیں پہنچا۔ لہذا اس امر کے باور کرنے کی یہ وجہ ہوتی ہے۔ کہ حسین بک کامی وائس قونصل کو کمیٹی چندہ کے پاس برابر پہنچ گئی ہوں گی"۔

ستیم کرانچی کہ جو ایک ہزار چھ سو روپیہ کے قریب مولوی انشاء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر اور مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور نے مختلف مقامات سے وصول کر کے بھیجا تھا۔ وہ سب غبن کر گیا۔ ایک کوڑی تک قسطنطنیہ میں نہیں پہنچائی۔ مگر خدا کا شکر ہے۔ کہ سلیم پاشا ملحمہ کارکن کمیٹی چندہ کو جب خبر پہونچی۔ تو اس نے بڑی جانفشانی کے ساتھ اس روپیہ کے اگلوانے کی کوشش کی۔ اور اس کی راضی ہو کہ کو نیلام کرا کر وصولی رقم کا انتظام کیا۔ اور باب عالی میں غبن کی خبر بھجوا کر نوکری سے موقوف کرایا"۔

حسین کامی کا حشر معلوم کر چکے ہو۔ تو اب ان متقیان و محبان قوم و پاکیزہ نفوس کی حالت زار سنئے۔ بقول ایڈیٹر چودھویں صدی اخلاق حمیدہ اور حب قوم اور نیکی و فیاضی کے نمونے تمام دنیا کے لئے تھے۔ ذرا اخبار وکیل امرتسر نمبر ۴۱ مورخہ ۲۷۔ اگست ۱۹۰۴ء کا صفحہ ۸ کالم ۲ ملاحظہ فرمائیے۔ جس میں ان محبان قوم کا نوحہ حسب ذیل شائع ہوا۔

غداران سلطنت ترکی

اخبار وکیل کا ایڈیٹر لکھتا ہے کہ

"نہایت افسوس کی بات ہے۔ کہ جس عادت نے یونان نے ترکوں کو یہ روز بد دکھایا۔ اور عیسائی سلطنتوں کے ہاتھوں ان سے برباد کرایا۔ وہ عادت ابھی تک کم و بیش ان میں پائی جاتی ہے۔ یہ عادت ملک و قوم کی اغراض پر اپنی ذاتی اغراض کو ترجیح دینا ہے۔ حیرانگی کی بات تو یہ ہے۔ کہ یہ تباہی بخش مرض عام لوگوں کے طبقہ سے گذر کر مقتدر اور سربرآوردہ طبقہ کے اشخاص میں گھر کر گیا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں جاتا۔ کہ کسی نہ کسی نمکحرام ترک افسر کی غداری کی خبریں مشہور نہ ہوتی ہوں۔ اب جو شخص ملک و قوم کی اغراض کو ایک طرف پھینک کر غداری کے میدان میں نکلا ہے۔ کمال الدین پاشا فرزند عثمان پاشا ہے۔ یہ نوجوان حضرت خلیفۃ المسلمین کا داماد تھا۔ مگر کچھ عرصہ سے اس کی ہوا ایسی بگڑی ہے۔ اور کسی دشمن نے اس پر ایسا جادو چلایا ہے۔ کہ یہ کشتی پر کرتے ہو گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ حالت دیکھ کر دختر سلطان المعظم نے اس سے کنارہ کر لیا۔ اور زوجیت کے تمام تعلق قطع کر دیئے۔ اب یہ نوجوان بروسا میں نظر بند کیا گیا۔ اور اس کے تمغہ جات و جاگیر وغیرہ ضبط ہو گئے۔ کیسا دردناک سبق ہے۔ کہ جس شخص کو سلطنت کی ترقی و اقبال میں ساعی ہونا چاہیئے تھا۔ وہ سازش کے جرم میں زندان میں ڈالا جائے۔ جب تک ترکوں میں اس قسم کے آدمی ہیں۔ وہ اپنے آپ کو کبھی بھی خطرہ سے باہر نہیں نکال سکتے۔"

منقول از اخبار وکیل نمبر ۴۲ جلد ۱۔

مورخہ ۲۰۔ اگست ۱۹۱۴ء صفحہ ۸ کالم ۲

اخبار وکیل نے یہ نوٹ لکھ کر ایڈیٹر چودھویں صدی کے منہ پر ایسا سیاہ پالش کیا ہے کہ کسی صابن سے دھل نہیں سکتا۔ اور حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی پیشگوئی پر ایسی صداقت کی مہر لگا دی ہے۔ جو قیامت تک مٹ نہیں سکتی۔ کاش! راولپنڈی کا ایڈیٹر یاوہ گوئی پر کچھ شرماتا۔ اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر جرأت سے دستخط کرتا۔ تو اپنے انجام بخیر کی بشارت پاتا۔ اور اب بھی در توبہ کھلا ہے۔ اگر تائب ہو جاوے۔ ورنہ آگے سلطان کا انجام ملاحظہ فرمالے۔ کہ اس رسولی نے اس کا کام تمام کر دیا یا نہیں؟

سلطان عبدالحمید کا انجام

۱۹۰۹ء میں انہی غداران مملکت محمدیین چودھویں صدی نے جو تقویٰ اور طہارت میں یکتائے زمانہ تھے۔ اس محب قوم۔ نیکی و فیاضی کے مجسمہ سلطان عبدالحمید خان کو برخلاف توقعات عالم چشم زدن میں "سلطان عبدالحمید خان سے خالص "عبدالحمید" بنا کر تخت سے گرا دشمن قوم بدی اور برائیوں کا مجسمہ قرار دیدیا۔ اور اس خطرناک رسولی نے جس کی خبر طب روحانی حکیم ربانی محبوب سبحانی مرسل یزدانی حضرت مسیح موعود قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی۔ سلطان کے پیٹ کو پھاڑ ڈالا۔ اور آن واحد میں اس کا خاتمہ کر دیا۔ اس بیماری کی ناگہانی موت نے نہ صرف بیمار مذکور کو ہی خاک میں ملا دیا۔ بلکہ اس کے تمام تیمارداروں اور ہوا خواہوں کی ناک پر بھی ایسا دھوتع لگایا۔ کہ ان کو دنیا کے سامنے منہ دکھانے کے قابل نہ رہنے دیا۔ اور سب سے بڑھ کر ایڈیٹر چودھویں صدی کی ناک کاٹی گئی۔ اور صداقت مرسل رحمانی پر یہ کھلی ناک روشن مہر ہو گئی۔ اگر در خانہ کس است حرفے بس است یہیں تک بس نہیں۔ آگے انہی متقی ترکوں کی دعوت ملاحظہ فرمایئے۔ جو بالکل ارادۂ الٰہی سے ان کی شامت اعمال کی پاداش میں بصورت جنگ بلقان واقع ہوئی۔ اس کی مختصر کیفیت ہم ان اشتہاروں سے ذیل میں نقل کر دیتے ہیں۔ جو "فرمان الٰہی" اور حقیقی قربانی کے عنوان سے دہلی اور دیگر ہند میں شائع ہوئے تھے۔

متقی ترکوں پر عذاب۔

اشتہار "فرمان الٰہی" مطبوعہ دہلی پرنٹنگ ورکس مشتہرہ حاجی عبدالصمد نائب منتظم انجمن ہدایت الاسلام دہلی میں ترکی کے لئے چندہ کی تحریک کرتے ہوئے بتایا ہے کہ:۔

"ہزارہا قومی جان نثار لقمۂ اجل ہو چکے۔ اور ہو رہے ہیں۔ صدہا گھر روزانہ مصاف (جنگ) کی بدولت بے چراغ ہو چکے۔ اور ہو رہے ہیں ہزارہا اسلامی مجاہد سر قلم کرا کے اہل و عیال کو یتیم اور بیوہ بنا رہے ہیں۔ کہیں گولوں کے صدمات سے صدہا اعضاء انسانی شکل طیور پران نظر آتے ہیں۔ کسی جگہ خون شہدا سے میدان حرب لالہ زار بن رہا ہے۔ سینکڑوں سر بریدہ اور مقتول ہیں۔ تو ہزاروں پاشکستہ و مجروح بہت سے قالب بے جان اور لقمۂ طیور بن گئے اور مٹ گئے۔ شہدا بلقان پر یہ آسمانی مصائب ٹوٹے۔ شہداء کی نعشیں بے گور و کفن رہ کر اعدا کے سم اسپ سے پامال ہوں۔ ان کے ننھے ننھے بچے بزور کنار مادر اور ظل پدری سے علیحدہ کئے جا رہے ہیں ان کی مخدرات اور مستورات بے کسی و بے بسی کے عالم میں بے پردہ دشمن کی تلوار اور برچھوں کی نذر ہوں۔"

یہ آسمانی مصائب جو ترکوں پر ٹوٹے۔ تو کیا اسلئے ٹوٹے کہ وہ متقی۔ طاہر و نیک سرور کائنات عالم کی عزت اور آپ کے کام و احکام و دین کی حفاظت کرنے والے تھے ہرگز نہیں! اگر واقعی ایسے ہوتے۔ تو خدا تعالیٰ نعوذ باللہ ظالم نہیں کہ ایسے حامیان دین۔ مومنین ختم المرسلین۔ محافظان شرع متین کو (باوجود اس وعدہ کے کہ ان تنصروا اللہ ینصرکم و یثبت اقدامکم۔ اگر تم خدا کے دین کی مدد کرو گے۔ تو خدا تمہاری مدد کرے گا۔ اور تمہارے قدم جماوے گا۔ اور حقا علینا نصر المومنین۔ ہم پر مومنوں کی مدد کرنے کا حق ہے۔ اور لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا۔ خدا ہرگز کافروں کو مومنوں پر مقابلہ میں غلبہ نہیں دیتا۔ اور ولا تھنوا ولا تحزنوا انتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ تم پست ہو۔ اور نہ غم کرو تم ہی مقابلہ میں غالب رہو گے۔ بشرطیکہ تم مومن ہو) ایسا ذلیل و خوار کر کے صفحۂ ہستی سے مٹا دیتا۔ یہ وہی شامت اعمال ترکوں کی ہے۔ جو خدا کے نبی و مرسل مسیح موعود علیہ السلام نے بتائی تھی۔ وہی ان کے آگے آئی۔ جو چشم بینا رکھتا ہے دیکھے۔ اور گوش شنوا رکھتا ہے سنے۔ اور قلب سلیم رکھتا ہے سمجھے۔

پیارے ناظرین! بدقسمت عبدالحمید اور بے نصیب ترکوں کی شامت اعمال ایسی نہیں۔ جو اسی صدمہ سے ختم ہو گئی ہو۔ بلکہ آگے تو ذلت و رسوائی نے ہزیمت و تباہی نے اس بے باک سلطنت اور نافرمان قوم کے سروں پر سایہ کر لیا ہے اور چاروں طرف سے ان کو گھیر لیا ہے۔ چنانچہ ترکی گورنمنٹ کا موجودہ جنگ میں حصہ لینا اس کی بدانجامی کا پیش خیمہ ہونا چاہیئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو خدا تعالیٰ نے ان کے ایک اعلیٰ افسر شریف کے ہاتھوں سے دنیا میں مشہور کرا دیا ہے۔ جیسا کہ شریف مکہ کے تازہ اعلان سے ہم چند ایسی باتیں جو ایڈیٹر چودھویں صدی کی آرزوؤں کو برباد کرنے اس کے لئے ڈوب مرنے کا موجب ہو سکتی ہیں۔ ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ اس اعلان سے ترکوں کی ہمدردی قومی اسلامی حمایت و غیرت و حفاظت ان علماء روم کی جو بقول ایڈیٹر چودھویں صدی چودہ سو برس سے مسلمانوں کے لئے باعث فخر تھے۔ دولت اور احکام دشمن نبی عرب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و ادب سب کا پردہ پھٹ جاتا ہے۔ شریف مکہ کا یہ اعلان روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۳ر اکتوبر ۱۹۱۶ء کے صفحہ ۴ کالم اوّل سے تین تک ترجمہ ہو کر شائع ہوا ہے۔ جو شریف مکہ نے تمام دنیا کے مسلمانوں کے نام ارسال کیا ہے۔ پیسہ اخبار نے اس کی سرخی "شریف اعظم مکہ معظمہ کا پورا اعلان تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کے مسلمانوں کے نام" لکھی ہے۔ اس اعلان کو جو حقیقت اور اصلیت کا آئینہ اور ترکی گورنمنٹ کی نالائق حرکات اور شرارتوں کا گنجینہ ہے۔ متعصب نام کے اسلامی اخباروں نے نقل نہیں کیا۔ شاید اس وجہ سے کہ اس میں اُن کی خودغرض سلطنت اور خیالی تمناؤں کی پوری پوری پردہ دری ہوتی ہے۔ جیسا کہ اس اعلان میں لکھا گیا ہے۔ کہ

شریف مکہ کا اعلان اور مسیح موعودؑ کا تازہ نشان

(۱) "خیال کرنے کی بات ہے کہ اسوقت سلطنت ترکی پر کتنی تباہیاں آچکی ہیں۔ اور اس کے مقبوضات ایک ایک کرکے سب نکل گئے۔ اور دنیا کی سلطنتوں میں اس کی وقعت بھی کم ہو گئی"۔

فاروق۔ مندرجہ بالا اقتباس ایڈیٹر چودھویں صدی اور اُس جیسے دماغ والوں کے لئے قابل توجہ ہے۔ جس نے یہ لکھا تھا۔ کہ "ترکی نے اپنی عزت اور رتبہ پھر دنیا کی سب سے بڑی سلطنتوں کے برابر قائم کر لیا ہے"۔

(۲) "ہمیں اس سلطنت کی رعایا پر بھی افسوس ہے جن کی جانیں بغیر ان کے اپنے کسی قصور کے بے فائدہ ضائع ہو رہی ہیں۔ ان میں سے بعض کو تو دغابازی سے موت کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اور باقیوں کو اُن کے گھروں سے گھسیٹ گھسیٹ کر میدانِ جنگ کی طرف بھیجا جا رہا ہے۔ اس جنگ کی بلاؤں کا سب سے زیادہ حصہ ارض مقدس کو ہی ملا ہے۔ جہاں کے لوگوں کو صرف خوراک حاصل کرنے کے لئے اپنے گھر کی تمام چیزوں کے علاوہ دروازوں کی چوکھٹیں تک بھی بیچنے کی نوبت پہنچ گئی"۔

فاروق۔ یہ جواب ہے چودھویں صدی کے اس ہزیان کا کہ ترکوں کے اوصاف و اخلاق دینی و شجاعت اور احسانات کے اعتراف میں تمام دنیا رطب اللسان ہے اس مبارک قوم نے مسلمانوں کی عزت و آبرو دنیا میں رکھ لی ہے"۔

(۳) "ترکوں نے اور خرابیوں کے علاوہ سب سے بڑی بات یہ کی کہ وہ اسلامی اخوت کا رشتہ توڑنے اور کتاب الٰہی سے بھی منحرف ہو گئے"

عثمانی سلطنت کے وزیر اعظم شیخ الاسلام علماء و زراء اور شرفاء کی چشم پوشی سے ترکی اخبار "اتحاد" نے جو قسطنطنیہ میں شائع ہوتا ہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بعض ناگفتہ بہ الفاظ شائع کئے۔ اور اسپر طرہ یہ ہوا۔ کہ اتحاد و ترقی کی کمیٹی نے خدا کے کلام میں بھی کچھ ترمیم و تنسیخ کر دی۔ چنانچہ قرآن شریف میں جہاں یہ لکھا ہے۔ کہ "مرد کو عورت سے دوگنا حصہ ملیگا" اُسے انہوں نے برابر کا حصہ بنا دیا اس سے بھی بڑھ کر ان لوگوں نے یہ غضب کی جرأت کی۔ کہ پنج ارکان اسلام میں سے ایک روزہ رمضان کو گرا دیا۔ اور مکہ مدینہ اور دمشق کی فوجوں کو نئی اور جاہلانہ وجوہات سے روزہ نہ رکھنے کے لئے کہدیا"۔

فاروق۔ یہ جواب ہے ایڈیٹر چودھویں صدی کے اس فقرہ کا۔ کہ "اس سلطنت میں اصل تقوےٰ اور طہارت پایا جاتا ہے۔ اور اسی سلطنت میں حضرۃ سرور کائنات کی عزت اور ادب اور اُس پاک نبی کے احکام اور دین کی حمایت اور حفاظت کی جاتی ہے"۔

(۴) "ترکی کے حکمران انور پاشا۔ جمال پاشا اور طلعت بے ہیں۔ اور یہ لوگ جو جی چاہتا ہے سو کرتے ہیں۔ ان کی قلعی زیادہ تر اس وقت کھلی۔ جب کہ انھوں نے مکہ معظمہ کی مقدس عدالت کو سورہ بقر کی چند آیتوں کا مطلب اپنے مقصد کے مطابق بدل لینے کے لئے لکھا۔ پھر ان لوگوں نے ایک ہی دن بڑے بڑے علماء کو پھانسی دی۔ ان کے کنبے قبیلے تک کے املاک چھین لئے۔ اور ان کے مصیبت زدہ بال بچوں کو بھی ایک غیر ملک کو بھیجدیا۔ اس ظلم و ستم کو بھی جانے دو مگر سید الشریف عبد القادر الجزیری الحسنی کے مقبرے کو مسمار کر دینا تو اتنا بڑا جرم ہے کہ اُس کی انہیں کبھی معافی نہیں مل سکتی"۔

فاروق۔ یہ اس فقرہ کا جواب ہے جو چودھویں صدی کے ایڈیٹر نے ان علماء کی نسبت لکھا تھا۔ کہ "ان کے وجود پر چودہ سو برس سے مسلمان فخر کرتے چلے آئے ہیں"۔ اور باقی اعمال تو وہ ہیں۔ جو سوائے متقی ترکوں کے اور اسی بزرگ اسلامی سلطنت کے دوسری جگہ کے متقیوں میں پائے نہیں جاتے۔ شرم! شرم!! شرم!!!

(۵) "ان ترکوں کی بددینی اور عربوں سے بدسلوکی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ جب مکہ میں بغاوت ہوئی۔ تو ترکوں نے خدائی گھر پر گولہ باری کی۔ چنانچہ ایک گولہ تو سنگ اسود کے صرف ایک گز کے فرق سے ہی گرا۔ اور دوسرا کعبہ شریف کے اتنا قریب گرا۔ کہ غلاف کعبہ میں آگ لگ گئی۔ جسے لوگوں نے فوراً دوڑ کر بجھا دیا۔ تیسرا گولہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام پر گرا۔ اور باقی گولے وہیں آس پاس پڑتے رہے۔ اور ہر روز تین چار نمازیوں کو جو حرم محترم میں آتے تھے۔ ہلاک کرتے رہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ترکوں نے خدا کے گھر کی کیسی بیحرمتی کی"۔

فاروق۔ یہ جواب ہے ایڈیٹر چودھویں صدی کے اس تخیل کا۔ کہ "یہی سلطنت حرمین شریفین کی خادم اور محافظ ہے"۔ اگر یہی حفاظت حرم ہے۔ تو وہ واقعی اسی بزرگ سلطنت نے ادا کی ہے۔

ہم نے نہایت اختصار کے ساتھ اس پیشگوئی کے پورا ہونیکا ثبوت دیا ہے۔ اگر اخبارات قوم کو دیکھا جائے۔ خصوصاً ۱۹۰۹ء کے فائل جبکہ عبد الحمید خان معزول کیا گیا۔ تو انہی خیر خواہان سلطنت روم کی قلم و زبان سے ایسی ایسی بُرائیاں اس خدا فراموش سلطنت کی نکلی ہوئی ملیں گی۔ کہ جنکے لئے ایک طویل کتاب میں گنجائش ہو سکتی ہے۔ مگر ہنوز اس پیشگوئی کا انجام نہیں ہوا۔ ؎ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

مبارک ہے وہ انسان جو اس سے عبرت حاصل کرکے خدا کے رسول اور نبی آخر الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حلقہ بگوشاں میں داخل ہو کر ہر آفت سے امن میں آجائے۔ ورنہ اس کو یاد رہے۔ کہ خدا کا برگزیدہ فرما چکا ہے کہ:۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
یہ حکم سُن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ دشمنوں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا سالانہ جلسہ

سالانہ جلسہ بہت قریب آرہا ہے۔ اور اس موقعہ پر کثیر احباب کی شمولیت ایک اہم اور ضروری امر ہے۔ اسکے لئے ابھی سے دوستوں کو مصمم ارادہ کر لینا چاہیئے کہ وہ خواہ کچھ ہی ہو۔ اس بابرکت اجتماع میں ضرور شامل ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ کا یہ کسقدر احسان ہے۔ کہ سفر کے لئے اس نے ایسی آسان راہیں پیدا کردی ہیں۔ کہ تھوڑے سے خرچ پر ہم ہندوستان کے ہر شہر و قصبہ سے بآسانی نہایت آرام کے ساتھ قادیان دارالامان پہنچ سکتے ہیں ورنہ ہمارے زمانہ سے پہلے کسقدر صعوبتیں اٹھا کر لوگ سفر کیا کرتے تھے اور ہر ایک قوم کی ترقی کی تو یہ علامت ہے۔ کہ وہ مشکل سے مشکل وقت میں بھی آگے قدم اٹھائے اور ایک عظیم الشان غرض اور مقصد کے بالمقابل ان کو ہر ایک مشکل ایسی معلوم ہو جیسے کہ ایک پہاڑ کی بلندی پر چڑھنے کے لئے رستے کے چھوٹے چھوٹے پتھر یا خاردار جھاڑیاں۔ پس اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے اپنے دوستوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ بلند ہمتی سے کام لیں۔ اور اگر کوئی مشکل نظر آوے۔ تو اسپر غالب آنے کی پوری کوشش کریں۔ کیونکہ جس مقصد عظیم کی طرف ان کو آنا ہے۔ وہ کسی مشکل کو مشکل نہیں رہنے دیتا اور اس سالانہ اجتماع کی اہمیت اس سے زیادہ اور کسی دلیل سے ثابت کرنی فضول ہے۔ کہ ہمارے زمانہ کے نبی اور رسول حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق اپنے دست مبارک سے ۷۔ دسمبر ۱۸۹۲ء کو جو اشتہار دیا تھا۔ اس میں ارقام فرمایا ہے۔ کہ ؎

سالانہ جلسہ کے اغراض از مسیح موعود علیہ السلام

"اس جلسہ کے اغراض سے بڑی غرض تو یہ ہے۔ کہ تا ہر ایک مخلص کو دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے۔ اور ان کی معلومات وسیع ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں۔ کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا۔ اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہونگے ماسواء اس کے اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے (جسکا اب خلافت ثانیہ میں انشاء اللہ وقت آگیا ہے۔ فاروق) تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب ثابت شدہ امر ہے۔ (جیسا کہ ہمارے اس مشن کے کام سے جو لنڈن میں خلافت ثانیہ نے قائم کیا ہوا ہے۔ ظاہر ہو رہا ہے۔ فاروق) کہ یورپ ... کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں۔ سو بھائیو! یقیناً سمجھو۔ کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے انشاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اسطرف کھینچ لائے گی خدا تعالےٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے۔ اور کوئی نہیں۔ کہ اسکو بدل سکے۔ سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں۔ جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالےٰ مخلصوں کو ہر ایک قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے۔ کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسہ کیطرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق و اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے ..... بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک صاحب جو اس للہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالےٰ ان کے ساتھ ہو۔ اور ان کو اجر عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے۔ اور ان کے ہم و غم دور فرما دے۔ اور ان کو ہر ایک تکلیف سے خلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھولے۔ اور دونا آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ اور تا انجام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر۔ اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما۔ کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھی کو ہے۔ آمین ثم آمین"۔

خاکسار غلام احمد (مسیح موعود علیہ السلام)

جلسہ پر آنے والوں کے لئے مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں

اب اے میرے دوستو! کیا تم یہ نہیں چاہتے۔ کہ اس مستجاب الدعوات مقبول بارگاہ ربانی حضرت مسیح موعود قادیانی مرسل رحمانی کی مندرجہ بالا دعاؤں کے مستحق۔ اور ان برکات و افضال الٰہی سے پورا حصہ پاؤ۔ جو اس جلسہ میں آنیوالوں کے لئے خدا کے نبی نے اپنے خدا سے مانگی ہیں؟ تم میں سے ایک کو بھی تو میں ایسا نہیں سمجھتا۔ جو ان دعاؤں کو اپنے لئے پسند نہ کرتا ہو۔ اور یہ دعائیں انہیں کے ملتے ہیں۔ جو اس سالانہ جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ لہٰذا اٹھو۔ اور پورا تہیہ کر لو۔ کہ جسطرح بھی ہوگا ہم جلسہ پر پہنچیں گے۔ خدا تمہاری مدد کرے۔ آمین۔

بعض دوست ہیں۔ جو چھوٹے چھوٹے عذروں کی وجہ سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ سو ایسے احباب یاد رکھیں۔ کہ جب تک وہ چھوٹی اغراض کو بڑے مقاصد کے ساتھ قربان کرنا نہیں سیکھیں گے۔ اس وقت تک وہ کامیابی کا منہ بشکل سے دیکھیں گے۔ یاد رکھو۔ کہ دنیا کی ہر ایک ترقی دین کے مقاصد کے سامنے نہایت حقیر چیز ہے۔ کیا ایک سال میں پانچ سات یا دس دن کے لئے تم اپنے وطن اور گھر بار چھوڑ نہیں سکتے۔ اور ایک نہایت خفیف حصہ اپنے مال کا اللہ کی راہ میں سفر کرنے کے لئے خرچ نہیں کر سکتے؟ دیکھو! موت ہر وقت سامنے کھڑی ہے۔ کون جانتا ہے۔ کہ جب وہ ایک نیکی کے موقعہ کو ہاتھ سے دے دیگا۔ تو اس کے کفارہ کے لئے پھر اسے دوسرا موقعہ بھی مل جائیگا۔ پس جو موقعہ بھی ملتا ہے اسے غنیمت سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرو۔ کہ وہ کسی مشکل کو تمہاری راہ میں روک

نہ ہونے دے۔ آمین

اخراجات جلسہ

اس کے بعد میں ایک دوسرے اہم امر کی طرف آپ کو توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ اور وہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا سوال ہے۔ گو مجھے اسکا مطلق علم نہیں۔ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان یا کمیٹی جلسہ کی طرف سے اس کے متعلق کوئی تحریک ہوئی ہے یا نہیں۔ کیونکہ اسوقت تک میرے پاس اس کی کوئی اطلاع نہیں پہنچی۔ جو کہ نہایت ضروری تھی۔ اصل ہی اخبارات سلسلہ کو قومی توجہ کے قابل یا قوم کی اطلاع کے لائق امور کی صدر انجمن کو اطلاع دینا مناسب سمجھتی ہے۔ مگر تاہم میں اپنا فرض قومی سمجھ کر خود ہی اسکے متعلق اپنی سمجھ کے مطابق آپ کو متوجہ کرتا ہوں۔ کہ اخراجات جلسہ کے لئے کم از کم پانچ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس سے کسی صورت میں کم نہیں زیادہ ہو تو پتہ نہیں۔ بہرحال اگر جلسہ ضروری ہے۔ تو اس کے اخراجات کے لئے پانچ ہزار روپے کی بھی ضرورت ہے۔ اور یہ اشد ضرورت ہے۔ اور اسے پورا بھی احمدی جماعت نے ہی کرنا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ اپنی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ ان کے نام خدا کے دفتر میں ہی لکھے جاتے ہیں۔ اور نام بنام ان کا شکریہ ہم ہرگز ادا نہیں کر سکتے +

اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ امور فرائض میں داخل ہیں۔ جو شخص دیتا ہے وہ اپنے فرض کو ادا کرتا ہے۔ اور یہی دینے والے کے لئے زیادہ برکت کا موجب ہے۔ کیونکہ اس سے قربانی کی روح نشوونما پاتی ہے۔ اسلئے میں یہ کہنے کی جسارت کرتا ہوں کہ اخراجات جلسہ کی ضرورت اسوقت سب ضرورتوں پر مقدم ہے۔ بحیثیت قوم احمدی قوم کا یہ فرض ہے کہ پہلے اس خرچ کو پورا کرکے پھر دوسری ضروریات کی طرف توجہ کرے خدا کی راہ میں دینے کی بہت سی راہیں ہیں۔ مگر ایک وقت ہوتا ہے کہ بعض ضرورتوں کو دوسری ضرورتوں پر مقدم کرنا پڑتا ہے میں یہی سب احباب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اس تحریک کے منشار کو پورا کرنے کے لئے وقت گنوایا نہ جاوے۔ بلکہ ہر جگہ فوری کارروائی شروع ہو جائے۔ اور کم از کم ایک روپیہ فی کس چندہ وصول کیا جائے۔ اور جو احباب زیادہ وسعت رکھتے ہیں وہ زیادہ دیکر عند اللہ ماجور ہوں۔ اگر ساری جماعت میں سے صرف ایکہزار آدمی تین تین روپے دینے والے کھڑے ہو جائیں۔ اور دو ہزار ایک ایک روپیہ۔ تو یہ رقم آسانی سے پوری ہو سکتی ہے۔ اگر مخلص احباب توجہ فرما دیں۔ تو یہ تعداد بجواوپر لکھی ہے۔ کچھ نہیں۔ کانفرنسوں وغیرہ کے جلسوں میں شمولیت کے لئے پانچ پانچ روپیہ صرف ٹکٹ داخلہ کے بھی تو لوگ خوشی سے دیتے ہیں۔

بالآخر انجمن ہائے احمدیہ کے سکرٹری صاحبان سے التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی انجمنوں کے اجلاس اس تحریک کے پہنچنے پر فوراً کریں۔ اور جلدی جلدی فہرستیں مرتب کرکے روپیہ وصول کرکے ۳۰ ستمبر سے پہلے پہلے جس قدر چندے وصول ہوں بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجدیں۔ خدا ہی آپکے دلوں میں اس کا الہام کرے۔ اور آپ کو توفیق دے۔ آمین ۵

بہ بندہ کار راہش کسے مفلس نمیگردد
خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

مراسلت

روٹھی ہوئی تقویٰ سے چند باتیں

(نیّر کے قلم سے)

پیارے پڑھنے والے! اگر تو اہل طریقت ہے یا تجھے تصوف میں دخل ہے۔ تو تجھے پہلے ہی معلوم ہوگا۔ والّا اب معلوم کرے کہ طریقت کی منزل کٹھن اور تصوف کا راستہ دشوار ہے۔ جس دروازہ کی طرف رہنمائے صادق بلاتا ہے۔ وہ تنگ ہے۔ اور جہاں نفس میں ذرا بھی فربہی آئی۔ پھر اس دروازہ میں داخل ہونا محال۔ اسی لئے تو مشہور صوفی نے کہا تھا ۵

گہے بر طارم اعلےٰ نشینم + گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

راقم الحروف پر ایک وقت تھا کہ جہاں دعا کی وہیں کوئی کشف یا الہام ہو گیا۔ اور صفائی قلب کا یہ حال تھا کہ ایک الہام کے پورے ہونے پر صوفیوں کے سردار ۵

احمدؐ اندر جان احمدؐ شد پدید + نام من گر دید نام آں وحید

کے مصداق حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے تحریر فرمایا "آپکا الہام بڑی صفائی سے پورا ہوا۔ یہ آپکی صفائی قلب کی علامت ہے" مرزا غلام احمدؑ

مگر وہ ستو! فیضان الٰہی کی بنیاد بقول حضرت احمدؑ تقویٰ پر ہے فرمایا بھی نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے۔ اگر جڑ رہ گئی سب کچھ رہا۔ جب تقویٰ کے جامہ میں ذرا بھی دھبہ لگا۔ اور شجر ممنوع کا پھل کھایا تو پھر آدم بھی جنت میں نہیں رہ سکتا۔ میں "صالح" تھا "نیک ارادہ" رکھتا تھا۔ مگر ایک وقت آیا کہ مسیح کی تعلیم سے دور ہو گیا۔ مجھ سے بعض کمزوریاں سرزد ہوئیں۔ اور میں نے شر الذین انعمت علیہم

کا ساتھ دیا۔ پھر کیا تھا۔ وہ فانوس معرفت جو مجھ سے الفت و محبت رکھتی تھی وہ مجھ سے پیار سے گلے لگایا کرتی تھی۔ میرے سامنے کھڑی تھی۔ مگر کیا مجال کہ میری طرف بھولے سے آنکھ اٹھا کر دیکھتی۔ اس قلق اور اس حالت قبض میں مجھ سے نہ رہا گیا۔ اور میں نے پیارے تقویٰ کو مخاطب کرکے ذیل کے کلمات موزوں کئے۔ اور اپنی کمزوری کا احساس کرکے لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین پڑھا۔ پھر کیا تھا "اعوذ آئی۔ اور پیارے "اوہ آئی" تو ہمارے پاس بیٹھ جاؤ" پس پیارے پڑھنے والے نیچے کی غزل حالت قبض میں لکھی گئی تھی۔ جبکہ تقویٰ کا جامہ چاک تھا۔ مگر آسمان سے فضل آیا اسکے ساتھ فضل و رحمت آئے۔ اور میری عاجزانہ دعائیں سن لیں۔ اور فاسق سچا احمدی ہو کر محمد کا خادم بنگیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ کاش! کوئی اس نسخہ کو آزمائے اور تقویٰ کے پھٹے ہوئے جامہ کو رفو کرے۔ اور وہ غزل یہ ہے،

ایک پرانی غزل

تمہارے ہجر میں جاناں کہوں کیا میری حالت ہے
نہ اٹھتے چین ہے مجھکو نہ بیٹھے مجھکو راحت ہے

خدا معلوم صورت میں تمہاری ہے کشش کیسی
کھچا جاتا ہے دل رو کے بھلا یہ کسکی طاقت ہے

نہ بھولے سے کبھی دیکھا مجھے آنکھیں اٹھا اپنی
رقیبوں پر ہمیشہ آپ کی چشم عنایت ہے

میری جان آپ دلبر ہیں مگر دل رکھ نہیں سکتے
جلانا دل جلوں کو جلانِ جان کیا بدجم درافت ہے

ستم کیشی کی عادت کو میری جاں چھوڑ دیجیگا
جو مُردہ آپ ہو کیا مارنا اسکو شجاعت ہے

ہمیں تو آپ سے الفت وہی ہے جیسے پہلے تھی
طبیعت میں تمہاری کیوں خدا جانے مرارت ہے

خدا شاہد مری جاں میں تو دل سے ہو چکا تیرا
مگر تم سچ کہو پیارے تمہیں یہ کیوں عملوت ہے

گلے سے آملو! جیسے ملا کرتے تھے پہلے تم
یہی اک اپنی خواہش ہے یہی بس اک شکایت ہے

اشارے چھوڑ کر نیّر بتا دو اپنی حالت کو
تمہیں کس سے محبت ہے بھلا کس سے شکایت ہے

لگا دل اوس پری رو سے نگاہِ لطف میں جسکے
نہ میری بلکہ زاہد کی ہدایت ہے سعادت ہے

وہ سیمین تن پری چہرہ پری رخ گلبدن مہرو
شہِ خوبانِ عالم زینتِ حسن و ملاحت ہے

سنو اے ہمنشینو! نام ان کا کہتے تقویٰ ہے
انہیں ہمنوں کی خواہش ہے انہیں سے بس شکایت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تین روپیہ کی کتابیں ایک روپیہ میں

تصویر ابھی منظر عام پر آئیگی

یہ اصل قیمت درج کی گئی ہے۔ اس کی تہائی لی جاویگی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام کتاب	قیمت روپیہ	قیمت آنہ
النبوۃ فی خیر الامۃ - بالکل اچھوتی کتاب جسمیں آیہ کریمہ خاتم النبیین کی کامل بحث اور آیہ عظیمہ اکملت لکم دینکم کی سیر کن تفسیر جس سے مخالفوں کے قلم ٹوٹ گئے - اور کچلیاں زہریلی توڑ دی گئیں اور الخناس یوسوس فی صدور الناس کا سر ایسا کچلا گیا ہے کہ قیامت تک سر نہیں اٹھا سکیگا ؛	۰۴ر	..
آئینہ حق نما بجواب الہامات مرزا - مولوی ثناء اللہ امرتسری اہلحدیث کے مایہ ناز رسالہ الہامات مرزا کا مکمل و مفصل و دندان شکن مبسوط قابل دید و قابل شنید جواب۔	۱۳ر	..
علماء خلف - مصنفہ ایڈیٹر الحق موجودہ زمانہ کے علماء مسود کا اصلی فوٹو مع تمام انجمنوں و مدارس کے حالات کے کھینچا گیا ہے - اور امرتسری مکذب کے دس مسلمہ جھوٹ جن کا جواب ہو نہ سکے۔	۱۸ر	..
ثنائی ہرزہ درائی - امرتسری مکذب کی الف سے یکے تک دیف وار ان گالیوں کی فہرست جو مکذب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خدام ذوالاحترام اور عام احمدیوں کو بھٹیاریوں بازاری عورتوں کی طرح دی ہیں - جنکی تعداد ۲۰۵ مع حوالہ اخبار اور رسالہ جات ثنائی صفحہ سطر تاریخوار قیمت	۰۲ر	..
ثنائی فرار و مباہلہ سے انکار - ثناء اللہ امرتسری مکذب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مباہلہ کرنے سے انکار و فرار کرنے کا باقرار ثنائی لاجواب ثبوت - جسکا نام بھی ثناء اللہ نے زبان سے نہیں لیا - جواب تو درکنار	۰۴ر	..
چودھویں صدی کا یہودی - امرتسری مکذب کا حضرت اقدس کے مقابلہ میں مثیل آریہ عیسائی یہودی ہونے کا تحریری اقرار اور حضرت ممدوح کی صداقت کا مسلمہ خصم ثبوت - انعامی یک صد روپیہ	۰۲ر	..
فیصلہ الٰہی و ثنائی روسیاہی - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری فیصلہ والے اشتہار کا بیان مولوی ثناء اللہ اینڈ کو کے جملہ مکائد کی پوری پردہ دری کر کے خاتم الخلفاء جری اللہ فی حلل الانبیاء کے حق میں فیصلہ الٰہی کا مسلمہ خصم مسکت و مکمل ثبوت - قیمت	۰۳ر	-
فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی - مصنفہ شیر اسلام جس میں حضرت مسیح موعود کی وفات اور مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث امرتسری کی حیات پر آفات کو اسی مکذب کے مسلمات پر حضرت اقدس کے لیئے صداقت کی دلیل ثابت کیا گیا ہے۔	۰۳ر	-
مباحثہ مونگیر بہار کے مشہور علماء کے ساتھ احمدی علماء کا مشہور و زبردست مباحثہ ہر سہ حصہ قابل دید۔	۰۸ر	-
صادق کلمات - بجواب ثنائی ہفوات ثناء اللہ امرتسری کے ہفوات مرزا کی لاجواب دندان شکن تردید - مصنفہ مولوی سید محمد صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ۔	۰۴ر	..
ثنائی چکر - مضمون نام سے ظاہر ہے۔	۰۱ر	..
ہدیہ قاسم - منظوم بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی مدح ثناء	۰۱ر	..
ضرورت الامام - از حضرت مسیح موعود علیہ السلام - قیمت	۰۱ر	..
شدھی کی اشدھی - آریوں کی زبردست اور قابل فخر شدھیوں کی حقیقت اور اصلیت ظاہر کر کے ثابت کر دیا ہے - کہ کوئی شدھی دیانندی مذہب کو سچا سمجھکر نہیں ہوئی آریوں کی کتابوں ہی سے آریوں پر ایسا اتمام حجت کیا ہے - کہ آجتک اس کا جواب نہیں ہوا - انعامی پانصد روپیہ -	۰۶ر	-
تنبیہ زبان دراز بجواب افشائے راز - غلام حیدر مرتد کے ضمیمہ نعرۂ حیدری کا ترکی بہ ترکی جواب۔	۰۱ر	..
پیدائش عالم - اس رسالہ میں دیانند بانی آریہ سماج کے ان تمام دلائل کو معقول و منقول سے توڑ دیا ہے - جن کے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے ہیں - اور آفتاب سے بھی زیادہ روشن دلیلوں سے جو آریوں کی مسلمہ ہیں دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلہ عالم کی پیدائش ثابت کر دی ہے۔	۰۳ر	..
رسالہ گوشت خوری - آریوں کے اعتراضات گوشت خوری کا ردّ اور گوشت خوری کا طبعی عقلی و نقلی و علمی ثبوت۔	۰۲ر	..
وید کے ظہور میں فتور	۰۱ر	-
تصدیق کلام ربانی - بجواب مسلمانی کے بانی کی کہانی لاجواب کتاب	۰۸ر	-
ازالۃ الشکوک - ایک آریہ کے بیس اعتراضوں کا جواب	۰۲ر	..
ایک مسلمان کا پیغام - اسمیں مسجد بنانیکا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت - گورو نانک صاحب کا حقیقی اسلام اور سکھ قوم کے نام زبردست پیغام	۰۱ر	-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام کتاب	قیمت	
کلام الامام۔ منظوم	۰ر	..
گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر	۰ر	..
ویدک توحید کا آئینہ قابل دید رسالہ جدید	۰ر۲	..
قال اللہ اصلاح البشر علاج حرص اخلاقی		
قابل دید رسالے ہر سہ حصے۔	۰ر۵	..
الحق نمبر ۱۰ و ۱۱۔ جس میں منکرین خلافت کی لاجواب طریق پر ان کے مسلمات اور مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات مطبوعہ سے تردید ہے چند پرچے باقی ہیں۔ قیمت	۰ر۲	..
اخبار الحق۔ ۱۳ء کے بعض نادر اور لاجواب متفرق پرچے مکمل مضامین کے۔ فی پرچہ	۰ر۲	..
عشرہ سوالات کے جوابات صوبہ بہار کے علمائے مخالفین نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر جو بڑے بڑے دس اعتراض کیئے تھے۔ اور یہی اعتراض عموماً ہر ایک مخالف ہمیشہ کرتا رہتا ہے۔ انکے مکمل مدلل مبسوط و مفصل جواب قابل دید احمدی برادران۔	۰ر۸	..
تاریخ اسپین مجلد۔ یہ ایک زبردست تاریخ اسلامی عروج و حکومت ہسپانیہ کی ہے جس کو انگریزی سے مسٹر محمد احمد صاحب بیرسٹر بنیرہ سرسید مرحوم نے اردو لباس پہنایا۔ اور عمدہ نفیس و خوشخط کاغذ پر چھپوایا وزن اس کا ایک سیر پانچ چھٹانک ہے قیمت مجلد	۱ر۸	علاوہ
عبرت۔ تمام قصے کہانیوں کی کتابوں اور جھوٹے مخرب اخلاق ناولوں کا پڑھنا بالکل ترک کر دو۔ اور اس مذہبی اسلامی کتاب کو پڑھو۔ جس میں ایک باعظمت تعلیم یافتہ خاتون نے پُر درد اور دلکش پیرائے میں مذہب اسلام کی سچائی اور عیسویت کی لاجواب تردید۔ عیسائیوں کے گھروں میں آنے کی برائیاں لڑکیوں کو تعلیم مذہب نہ دینے کے نقائص عجیب و غریب پُر لطف داستان میں ناول کے طریق پر بیان کیئے ہیں لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت۔	۰ر۸	..

نام کتاب	قیمت	
شرح فصوص الحکم عربی۔ از مولنا جامی رحمۃ اللہ علیہ۔ اہل تصوف کے نزدیک جو رتبہ امام اکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ کی فصوص الحکم کو حاصل ہے۔ مشکل سے کسی کتاب کو حاصل ہوا ہوگا۔ یہ کتاب حقائق و معارف سے مامور ہے۔ اسپر مولنا جامیؒ کی شرح سونے پر سہاگہ کی مصداق ہے	للہ	..
خلافت محمود اور مصلح موعود۔ مندرجہ عنوان نام رسالہ عاجز ایڈیٹر فاروق کا امیر الملت پیغام پارٹی مسٹر محمد علیصاحب سابق ایڈیٹر ریویو کے رسالہ "مصلح الموعود" کے جواب میں ہے۔ اس رسالہ کے ساتھ تمام وہ اشتہارات جو مصلح موعود کے متعلق ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء سے لے کر ۱۲۔ جنوری ۱۸۸۹ء یوم پیدائش مصلح موعود تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مشتہر فرمائے تھے طبع کر دیئے ہیں۔ تاکہ امیر القوم کے تمام وہ دجل جو تکذیب پیشگوئی مصلح موعود میں اس نے کیئے ہیں۔ اصل اشتہارات کے مطالعہ سے ہی پاش پاش ہو جائیں علاوہ تمام اصل اشتہارات متذکرہ صدر کے وہ تمام تحریریں جو مصلح موعود کے تعین میں حضرت اقدس نے اپنی کتب وغیرہ میں تحریر فرمائی ہیں بالفاظہ شامل کر دی ہیں قیمت آٹھ آنے۔ علاوہ محصول ڈاک صرف چند نسخے باقی ہیں جلد درخواست کرو ورنہ پھر دستیاب نہ ہوگی۔	۰ر۸	..
ازہاق الباطل۔ یہ رسالہ مسٹر محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ امیر الملت پیغام پارٹی کے ان عقائد فاسدہ کی تردید میں ہے جو مسٹر مذکور نے بطور ضمیمہ اخبار "پیغام جنگ" مورخہ ۲۳۔ اگست ۱۹۱۴ء میں شائع کر کے سادہ لوح احمدیوں کو دھوکہ دینا چاہا تھا کہ سب اسکو احمدی سمجھیں۔ خدا کے فضل سے خادم الحق قاسم نے ان عقائد کا فساد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقائد سے مقابلہ کر کے ظاہر کر دیا ہے۔ اس رسالہ کے چند نسخے باقی ہیں۔ ضخامت ۷۰ صفحے تقطیع خورد۔ قیمت۔	۰ر۲	..
تحفۂ آریہ سماج۔ آریہ سماج کا پول حصہ دوم یہ وہ مشہور اور لاجواب کتاب ہے جو جگدمبہ پرشاد آریہ نو مسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید میں انعامی نو ہزار روپیہ شائع کی تھی۔ جس کا آج تک جواب نہیں لکھا گیا بالکل نایاب کتاب ہے۔	۰ر۴	عہ
انسان کامل۔ ہر دو حصہ۔ عارف ربانی حضرت سید عبد الکریم صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان کامل کا سلیس اردو ترجمہ مع تذکرہ مصنف اس میں تصوف کے تمام اصول و فروع و اصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے۔ حدیث عارف قلب روح کرسی کتب آسمانی فرشتگان لوح قلم وغیرہ کے معانی و اسرار کا مفصل ذکر ہے۔ قیمت	علاوہ	..

بلا رعایت کتب

ازالہ اوہام مکمل مجلد اڈیشن اول از حضرت مسیح موعود علیہ السلام قیمت سابقہ ۷ر حال ۵ر

تذکرۃ المہدی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیس سالہ حالات اور چشم دید واقعات حضورؑ کے مخلص خادم پیر سراج الحق صاحب جمالی نعمانی احمدی نے جمع کر کے چھپوائے ہے یہ کتاب گویا سیرۃ المہدی ہے جسکو خلیفہ اول و ثانی رضی اللہ عنہما نے نہایت پسند فرمایا۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۴ر

اطلاع:۔ الحمد للہ کہ فاروق کے اجراء اور بقا کا مستقل خیال قوم کے دل میں پیدا ہو رہا ہے۔ سو انشاء اللہ فاروق ہفتہ وار ہی نکلیگا۔ اگلا پرچہ اُن احباب کے نام وی پی ارسال ہوگا جنکے ذمہ فاروق کا سالانہ یا چار ماہ کا چندہ تا اپریل باقی ہے۔ امید ہے کہ وہ اسوقت بقایا ادا کر کے مشکوری کا موقعہ بخشینگے اور وی پی واپس نہ کرینگے۔

(ایڈیٹر فاروق قادیان)

(مطبع ضیاء الاسلام میں باہتمام شیخ عبد الرحمن پرنٹر ایم۔ قاسم علی پبلشر نے چھپوا کر شائع کیا۔)